خلاف **اوّلاً** یہی پاؤں پوچھنے کا مسئلہ کہ تین وجہ سے بحکم دلالۃ النص دیوارِ مسجد سے جوازِ تیمم پر دلیل صاف کما مر تقریرہ **ثانیاً** نمبر اکیسو بیالیس میں گزرا کہ مسجد میں احتلام واقع ہوا اور نکلنا چاہے تو بہت اکابر نے بے تیمم کیے فوراً نکل جانے کی اجازت دی اور تیمم کرکے نکلنا صرف مستحب رکھا ذخیرہ و حلیہ و ہندیہ و تاتارخانیہ و خانیہ موجبات الغسل و خزانۃ المفتین و نہر الفائق و سراج وہاج و درمختار و ردالمحتار و طحطاوی علی مراقی الفلاح و ابو السعود و طحطاوی علی الدر المختار میں اسی پر جزم و اعتماد فرمایا ظاہر ہے کہ یہ تیمم غالباً نہ ہوگا مگر دیوار یا زمین مسجد سے اگر ان سے تیمم مکروہ ہوتا تو ایک امر جائز سے بچنے کے لیے ہرگز اسکی اجازت بھی نہ ہوتی نہ کہ مستحب قرار پاتا یہ استحباب علماء کراہت گنگوہی کا صریح دافع ہے وللہ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم + وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم + علی الحبیب الاکرم + والشفیع الاعظم + ھادی الامم + الی الطریق الامم + واٰلہ وصحبہ ذوی الجود والکرم + والحمد للہ رب العٰلمین علی ماھدی وعلم + وعلمہ عز شانہ اتم + وحکمہ جل مجدہ احکم +

رسالہ باب العقائد والکلام (۱۳۳۵ھ)

جسکا رسالہ حسن التعمم میں وعدہ تھا۔ یہ بیان اگرچہ مسائل تیمم و طہارت ظاہری سے جدا ہے مگر باذنہ تعالیٰ طہارت باطن کا اعلیٰ ذریعہ ہے جسطرح قرآن عظیم نے مسائل طلاق کے وسط میں تاکید نماز کا ذکر فرمایا کہ حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین نگاہداشت کرو نمازوں اور خصوصاً نماز اوسط کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہو اُسی سنت کریمہ کے اتباع سے یہ مسائل تیمم کے وسط میں عقائد اسلام کی یاددہانی ہے مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمانوں کیلیے ذریعۂ ثبات ایمان بنائے اور اُسکے کرم پر دشوار نہیں کہ بعض مخالفین کو بھی اس سے راہ ہدایت دکھائے وباللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا للایمان + واٰتانا القراٰن والفرقان + والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان + علی من اعطانا العلم بربنا فصح لنا الایمان + وعلی اٰلہ وصحبہ وتابعیھم باحسان + جانا جس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ اللہ عزوجل کو جاننا بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے کوئی کافر کسی قسم کا ہو ہرگز اُسے نہیں جانتا کفر کتنے جہل باللہ کو ہیں۔ یہاں ناواقفوں کو ایک شبہہ گزرتا ہے جسکا جواب کاشف صواب و رافع حجاب والتوفیق من اللہ الوھاب

تقریر شبہہ کافروں کے صد ہا فرقے اللہ تعالیٰ کو جانتے بلکہ مانتے بھی ہیں فلاسفہ تو اُسکی توحید پر دلائل قائم کرتے ہیں یہود و نصاریٰ توریت و انجیل اور مجوس اپنے زعم میں ژند و استا کو اُسی کا کلام جانکر اعتقاد رکھتے ہیں آریہ اگرچہ وید کو اُسکا کلام نہیں جانتے مگر بزعم خود اُسیکا الہام مانتے اور اُسی کو مالک و خالق کل اعتقاد کرتے اور توحید کا محض جھوٹا دم بھرتے ہیں

فائدہ [illegible]

باب العقائد

فائدہ: مسلمانوں کے سوا اللہ کو کوئی نہیں جانتا [illegible]

ہنود وغیرہم بت پرست تک کہتے ہیں کہ سارے جہان کا مالک سب خداؤں کا خدا ایک ہی ہے عرب[۴۹۶] کے مشرک کہا کرتے مانعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفٰی یعنی وہ تو ان بتوں کو صرف اسلیے پوجتے ہیں کہ بت انھیں اللہ سے قریب کردیں اور لبیک میں کہا کرتے لبیک لاشریک لک الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک ہم تیری خدمت کو حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک کہ تیرا ہی مملوک ہے تو اسکا بھی مالک اور اسکی مِلک کا بھی مالک جب وہ لاشریک لک تک پہنچے کہ تیرا کوئی شریک نہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ویلکم قط قط تمھیں خرابی ہو بس بس یعنی آگے نہ بڑھو استثنا نہ کرو رب عزوجل فرماتا ہے ولئن سألتھم من خلق السمٰوٰت والارض لیقولن اللہ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان وزمین کس نے بنائے ضرور کہیں گے اللہ نے۔ اور کلمہ گو فرقوں میں جو مرتد ہیں وہ تو نبی و قرآن سبھی کو جانتے قال اللہ وقال الرسول سے سند لاتے نمازیں پڑھتے روزے رکھتے ہیں جیسے قادیانی نیچری چکڑالوی وہابی رافضی دیوبندی غیر مقلد خذلہم اللہ تعالی اجمعین پھر کیونکر کہا جائے کہ یہ اللہ عزوجل کو جانتے ہی نہیں۔ ہاں نرے دہریوں کی نسبت یہ کہنا ٹھیک ہے جو اللہ تعالی کو مانتے ہی نہیں **تقریر جواب** بعون الوہاب **اقول**[۴۹۷] وباللہ التوفیق ایجاب و سلب متناقض ہیں جمع نہیں ہوسکتے وجود شے اسکے لوازم کے وجود کا مقتضی اور اُنکے نقائض و منافیات کا نافی ہے کہ لازم کا منافی موجود ہو تو لازم نہ ہو اور لازم نہ ہو تو شے نہ ہو تو ظاہر ہوا کہ سلب شے کے تین طریقے ہیں اول خود اسکی نفی مثلاً کوئی کہے انسان ہے ہی نہیں دوم اسکے لوازم سے کسی شے کی نفی مثلاً کہے انسان تو ہے لیکن وہ ایک ایسی شے کا نام ہے جو حیوان یا ناطق نہیں سوم اُنکے منافیات سے کسی شے کا اثبات مثلاً کہے انسان حیوان ناہق یا صاہل ہے عبارت ہی ظاہر ہے کہ ان دونوں پچھلوں نے اگرچہ زبان سے انسان کو موجود کہا مگر حقیقۃً انسان کو نہ جانا وہ اپنے زعم باطل میں کسی ایسی چیز کو انسان سمجھے ہوئے ہیں جو ہرگز انسان نہیں تو انسان کی نفی اور اُس سے جہل میں یہ دونوں اور وہ پہلا جس نے سرے سے انسان کا انکار کیا سب برابر ہیں فقط لفظ میں فرق ہے مولٰی[۲] عزوجل کو جمیع صفات کمال لازم ذات اور جمیع عیوب و نقائص اُس پر محال بالذات کہ اُسکے کمال ذاتی کے منافی ہیں کفار میں ہرگز کوئی نہ ملے گا جو اُسکی کسی صفت کمالیہ کا منکر یا معاذ اللہ اُسکے لیے کسی عیب و نقص کا مثبت نہ ہو تو دہریے تو قسم اول کے منکر ہیں کہ نفس وجود سے انکار رکھتے ہیں باقی سب کفار دو[۲] قسم اخیر کے منکر ہیں کہ کسی کمال لازم ذات کے نافی یا کسی عیب منافی ذات کے مثبت ہیں بہرحال اللہ عزوجل کو نہ جاننے میں وہ اور دہریے برابر ہوے وہی لفظ وطرز ادا کا فرق ہے دہریوں نے سرے سے انکار کیا اور ان دہریوں نے اپنے اوہام تراشیدہ کا نام خدا رکھکر لفظ کا اقرار کیا مولٰے سبحنہ وتعالی فرماتا ہے ارءیت من اتخذ الٰہہ ھوٰہ دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا ولہذا کریمہ لیقولن اللہ کے تتمہ میں ارشاد ہوا قل الحمد للہ بل اکثرھم لایعلمون اگر اُن سے پوچھو کہ آسمان وزمین کا خالق کون ہے

مسئلہ جمیع صفات کمال اللہ عزوجل کیلیے لازم ذات ہیں اور جمیع عیوب و نقائص اُس پر محال بالذات

کہیں گے اللہ قل الحمد للہ تم کہو حمد اللہ کو کہ اُسکے منکر بھی ان صفات میں اُسیکا نام لیتے ہیں اپنے معبود ان باطل کو اس لائق نہیں جانتے۔ مگر کیا اس سے یہ کوئی سمجھے کہ وہ اللہ کو جانتے ہیں نہیں نہیں بل اکثرھم لا یعلمون ؁ اکثر اُسے جانتے ہی نہیں ان ھم الا یخرصون ○ وہ تو یوہیں اپنی سی اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جیسے اور بہتیرے معبود گڑھ لیے کہ ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم واٰبائکم ما انزل اللہ بھا من سلطن وہ تو نرے نام ہیں کہ تمنے اور تمہارے باپ دادوں نے دھر لیے اللہ نے اُنکی کوئی سند نہ اُتاری یوہیں اپنی اندھی اٹکل سے ایک سب سے بڑی ہستی خیال کر کے اُسکا نام اللہ رکھ لیا ہے حالانکہ وہ اللہ نہیں کہ جس صفات کی اُسے بتاتے ہیں اللہ عزوجل اُنسے بہت بلند و بالا ہے تعلی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ○ سبحن رب العرش عما یصفون ○ رہا یہ کہ یہاں اکثر سے نفی علم فرمائی **اقول اولاً** دفع شبہہ کو اتنا ہی کافی کہ آخر یہ اُنکے اکثر سے نفی ہے جو اقرار کرتے تھے کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہی ہے معلوم ہوا کہ اُنکا اقرار باللہ منافی جہل باللہ نہیں اور ہمارے سالبہ کلیہ کی نفی نہ فرمائیگا کہ یہ مفہوم لقب سے استدلال ہوا اور وہ صحیح نہیں اکثر سے نفی سلب جزئی ہوئی اور سلب جزئی سلب کلی کو لازم ہے نہ کہ اُسکا منافی **ثانیاً** ایسی جگہ اکثر پر حکم فرمانا قرآن عظیم کی سنت کریمہ ہے حالانکہ وہ احکام یقیناً سب کفار پر ہیں اوکلما عٰھدوا عھدا نبذہ فریق منھم بل اکثرھم لا یؤمنون ○ فان اکثرکم فسقون ○ و لکن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب و اکثرھم لا یعقلون ○ ولکن اکثرھم یجھلون ○ یرضونکم بافواھھم وتأبی قلوبھم واکثرھم فسقون ○ یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونھا واکثرھم الکفرون ○ کافروں کو فرمایا اُن میں اکثر ایمان نہیں رکھتے اُنکے اکثر فاسق ہیں اُنکے اکثر بے عقل ہیں اُنکے اکثر جاہل ہیں اُنکے اکثر کافر ہیں حالانکہ وہ سب ایسے ہی ہیں یوہیں یہاں فرمایا کہ اُنکے اکثر نہیں جانتے حالانکہ اُن میں کوئی بھی نہیں جانتا یہانتک کہ شیاطین کے بارے میں فرمایا یلقون السمع واکثرھم کٰذبون اُن میں اکثر جھوٹے ہیں حالانکہ یقیناً وہ سب جھوٹے ہیں اور اسکے سوا اور آیات کثیرہ ہیں اب یا تو یہ کہ اکثر سے کل مراد ہے جیسے کبھی کل سے اکثر مراد ہوتا ہے کریمہ وما یتبع اکثرھم الا ظنا کے تحت میں مدارک التنزیل میں ہے المراد بالاکثر الجمیع معالم التنزیل میں ہے اراد بالاکثر جمیع من یقول ذلک شہاب علی البیضاوی میں ہے یعنی ان الاکثر یستعمل بمعنی الجمیع کما یرد القلیل بمعنی العدم وحمل النقیض علی النقیض حسن وطریقۃ مسلوکۃ اھ

اقول لکن لاشک ان منھم من لا یتبع ظنا ولا وھما ولا ادنی شبھۃ انما یتبع ھوی نفسہ عنادا واستکبارا یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکفرین ○ وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلما وعلوا وقد سلفت الاٰیۃ یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونھا نعمۃ اللہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما **اقول** یا یہ کہ اُن میں سے جو علم الٰہی میں ایمان لانیوالے ہیں

باب العقائد

ف۴ قطعی علم ...

ف۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام جہان کیلئے نعمت الٰہیہ ہیں

انکا استثنا فرمایا جاتا ہے وھو مسلک حسن نفیس ذھب الیہ خاطری بحمد اللہ تعالیٰ اول وھلۃ ثم رأیت العلامۃ ابا السعود اشار الیہ فی ارشاد العقل السلیم حیث قال تخصیص اکثرھم للتلویح بما سیکون من بعضھم من اتباع الحق والتوبۃ مشرکین کا جہل باللہ تو اسی کریمہ سے ثابت جس سے انکے جاننے پر شبہہ میں استدلال تھا مد میاں توحید پر کلام کیجیے جن میں نصاریٰ بھی باوصف تثلیث اپنے آپکو شریک کرتے ہیں اور شرع مطہر نے بھی انکے احکام کو احکام مشرکین سے جدا فرمایا **فاقول** وباللہ التوفیق **فلاسفہ** ایسے کو خدا کہتے ہیں جو صرف ایک عقل اول کا خالق ہے دوسری چیز بنا ہی نہیں سکتا تمام جزئیات عالم سے جاہل ہے۔ اپنے افعال میں مختار نہیں۔ اجسام کو معدوم کرکے پھر نہیں بنا سکتا ولہذا حشر اجساد کے منکر ہیں۔ آسمان اس نے نہ بنائے بلکہ عقلوں نے اور ایسے مضبوط گڑھے کہ فلسفی خدا انھیں شق نہیں کر سکتا ولہذا قیامت کے منکر ہیں وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ کیا انھوں نے خدا کو جانا حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○ **آریہ** ایسے کو ایشر کہتے ہیں جسکے برابر کے ہم عمر دو واجب الوجود اور ہیں روح و مادہ۔ ایشر نہ انکا خالق نہ انکا مالک اور ناحق ناروا نہیں وبا بیٹھا انپر ظالمانہ حکم چلا رہا ہے۔ ایسے کو جسکا اصلا کوئی ثبوت ہی نہیں آریہ نے زبردستی مان رکھا ہے۔ جب روح و مادہ بے کسی کے بنائے آپ ہی ازل سے موجود ہیں تو کیا آپ ہی اپنا میل نہیں کر سکتے تو جونوں کے بننے میں بھی اسکے وجود پر دلیل نہیں۔ رہا جونوں کا بدلنا وہ کرم کے ہاتھ ہے ایشور کی کیا حاجت اور اسکے ہونے پر کیا دلیل۔ ایسے کو جو مان رکھتا ہے اور وہ اسکی جان کی حفاظت کرتی ہے تو باپ بھی ضرور ہوگا کہ خود آریہ ولادت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام پر کہتے ہیں کہ بے باپ ولادت نرا مضحکہ ہے جب ایشور کے ہوتے ہوئے بے باپ ولادت نہیں ہو سکتی تو جب ایشور بھی نہ تھے انکی ماتا آپ سے آپ کیسے گربھ کر لاتی۔ اور خاکی انڈا ہو بھی تو گندا۔ ایسے کو جو بستر پر بیمار پڑا اور اپنی ماں کو دوا کے لیے پکار رہا ہے وید آتے اور اسکا تنگ حال دیکھکر سخت کڑھتے اور سر ہلاتے ہیں ایسے کو جس سے زیادہ علم و عقل والے موجود ہیں یہ اپنی بیماری میں جنکی دوہائی دیتا اور چیخ رہا ہے کہ او سیکڑوں طرح کے عقل و علم والو تمہاری ہزاروں بوٹیاں ہیں انسے میرے شریر کو نروگ کرو ای ماتا جان تو بھی ایسا ہی کر۔ ایسے کو جو گونگا ہے اصلا بول نہیں سکتا (اور یہ دوا کے لیے دوہائی تہائی کون مچا رہا تھا) بات تو یوں نہیں کرتا کہ انسان کی مشابہت نہ پیدا ہو مگر وید اتارنے کے لیے رشیوں کو بینڈ باجے کی طرح بجاتا اور کٹھ پتلیوں کی مانند نچاتا ہے فضیلت انسانی میں مشابہت گوارا نہ ہوئی اور بجانے نچانے کے رذیل کاموں میں شرکت کی ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ٭ اس بجنے ناچنے میں جو کچھ رشیوں کے سر بولے وہ اسکی الہامی کتاب وید ہے۔ ایسے کو جس نے نیوگ جیسی بےحیائی کو ذریعہ نجات کیا ہے ایسے کو جسکے ہزار سر ہیں دو مونہے سانپ سے پانسو حصے سوا ہزار آنکھ ہیں ہر سر میں ایک ہر منھ سے

کانا۔ یا بعض چہرون مین کئی کئی باقی چہرون سے اندھا ہزار پاؤن ہین کھنکھجورا تو نہین جسے ہزار پا کہتے ہین۔ ایسے کو جو زمین پر ہر جگہ ہے الٹا سیدھا نت کی کلا کو بھی مات کیا اور کلام حرام کہ انسان سے مشابہت نہ ہو پھر جگہ پاخانہ بھی ہے سیدھا ہوتا تو پاؤن ہی بھرتے الٹا بھی ہی تو سر بھی سنا تب بھی دس انگل کے فاصلے پر ہر آدمی کے آگے بیٹھا ہے تو ہر جگہ کب ہوا پھر دو آدمی آمنے سامنے دس انگل کے فاصلے سے ہون تو ان مین ہر ایک ایشور کا جگہ مین شریک ہوا اور دو انگل کے فاصلے پر ہون تو ایشور آٹھ آٹھ انگل ہر ایک کے پیٹ مین گھسا ٹھہرا۔ ایسے کو جو سر دبا ایک ہی ہر چیز مین حلول کیے ہوئے ہی ہر مادہ کی فرج ہر شخص کی مقعد ہر پاخانے کی ڈھیری مین نجاست کا کیڑا بھی اتنا گھنونا تو نہین ہوتا۔ پھر یہ سب جگہ رہا ہوا ایک ہی ایشور ہے یا ہر جگہ نیا۔ برتقدیر دوم ایشورون کی گنتی تمام مخلوقات کے شمار سے بڑھ نہ گئی تو برابر ضرور رہی اسی پر توحید کا دم بھرتے ہین برتقدیر اول ایشور کے سنکھون جھاسنکھون ٹکڑے ہوئے کہ ذرّے ذرّے بھر جگہ مین اسکا نیا ٹکڑا ہے تو ایشور مرکب ہوا اور ہر مرکب محتاج ہے کہ جبتک اسکے سب جز اکٹھے نہ ہون نہین ہو سکتا تو ایشور محتاج ہوا۔ پھر جب ہر جگہ رہا ہوا ہی فرض کرو ایک شخص نے دوسرے کے جوتا مارا تو یہ فضا جسمین جوتا چلکر اسکے بدن تک گیا اس مین بھی ایشور تھا یا نہین نہ کیونکر ہوگا کہ وہ سب جگہ ہے اور جب یہان بھی تھا تو جوتا آتے ہوئے دیکھکر ہٹ گیا یا جوتا اسکے اندر ہوتا ہوا گزر گیا ہٹ تو سکتا نہین ورنہ ہر جگہ کب رہا یہ جگہ خالی ہو جائیگی ضرور جوتا اس مین ہوکر گزرا عجب ایشور کہ جوتے سے پھٹ گیا پھر اس شخص کے جس حصہ بدن پر جوتا پڑا وہان بھی ایشور تھا یا نہین نہ کیسے ہوگا ورنہ ہر جگہ نہ رہیگا اور جب وہان بھی تھا تو اب بتاؤ کہ یہ جوتا کسپر پڑا۔ کاش نرا الٹا ہوتا تو پاؤن پر لگتا سیدھا بھی ہے تو سر پر پڑا۔ یہ ہین آریہ اور انکا ایشور کیا انھون نے خدا کو جانا حاشَ للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○ **مجوس** ایسے کو خدا کہتے ہین جسکے برابر کی چوٹ کا دوسرا خالق شیطان ہی پھر بعض کے نزدیک تو شیطان اسکا مخلوق ہی نہین اسی کیطرح واجب الوجود ہی خود بخود موجود ہے جب تو شیطان اسکا ہمسر ہونا ظاہر اور جنکے نزدیک وہ بھی اسی سے پیدا ہوا وہ اور سخت اعجوبہ ہی یزدان سے کوئی جزئی شر تو اسلیے نہ بن سکا کہ وہ خیر محض ہی اس سے شر کیونکر پیدا ہو مگر اہرمن کہ ہر شر کی جڑ اور کلی شر ہے اس سے پیدا ہو گیا اور جب سب شر اہرمن سے پیدا ہین اور اہرمن یزدان سے تو جملہ شرور کا ٹھیکا یزدان ہی کے ماتھے رہا ایسے کو جسے بیٹھے بٹھلائے ایک دن فکر ہوئی کہ اگر کوئی میرا مخالف ہو تو کیسا ہو اس خیال فاسد سے ایک دھوان اٹھا جو شیطان بنا اور اس نے قوت پکڑی یہانتک کہ لشکر جوڑ کر یزدان کے مقابل ہوا مجوس کا یزدان اسکے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگا اور جنت مین قلعہ بند ہوا اہرمن تین ہزار برس جنت کا محاصرہ کیے رہا یزدان اسکا کچھ نہ بگاڑ سکا آخر فرشتون نے بیچ بچاؤ کرکے تصفیہ کرا دیا کہ سات ہزار برس دنیا مین شیطان سلطنت کرے پھر ملک یزدان کو سونپ دے مجوس کا یزدان طول محاصرہ سے

عاجز آچکا تھا جبراً قہراً قبول کیا اور اب اُس سے عافضول کہ وہ دُنیا کی سلطنت سے معزول ایسے کو جسنے بیٹے کیلئے آباپ کے لیے بھی جیسی بہنیان
حلال کی ہین۔ کیا انھوں نے خدا کو جانا حاشﷲ سبحن رب العرش عما یصفون ○ **یہود** ایسے کو خدا کہتے ہین جو آسمان و زمین بنا کر
اسنا تھکا کہ عرش پر جا کر پاؤن پر پاؤن رکھکر چت لیٹ گیا ایسے کو جو اُن مین بعض کے نزدیک عزیر کا باپ ہے۔ ایسے کو
جو ایک حکم دیکر اُسکا پابند ہو جاتا ہے زمانہ و مصالح کتنے ہی بدلین اُسکے بدلے دوسرا حکم نہین بھیج سکتا و لہذا نسخ کے منکر ہین
اور شریعت موسوی کو ابدی کہتے اور اس صریح کذب کا افترا اپنے معبود کے سر دھرتے ہین ایسے کو جسنے آپ ہی قوم نوح پر
طوفان بھیجا پھر اپنی اس حرکت پر ایسا نادم ہوا اتنا رویا کہ آنکھین دُکھ آئین نسخ تو بچپتانا ٹھہر کر محال حالانکہ اُسے بچپتانے
سے کوئی تعلق نہین رات کو دن کرتا ہی پھر دن کو رات کر دیتا ہے کوئی مجنون ہی اسے بچپتانا کہیگا جب احکام تکوینیہ مین یہ ہے
احکام تشریعیہ مین کون مانع ہی خیر وہ تو بچپتانے کے خوف سے نہ بدل سکے مگر آدم کو بنا کر بچپتایا اور طوفان بھیجکر تو بچپتانے
کا وہ طوفان آیا جس نے رُلا رُلا کر آنکھون کا یہ دن کر دکھایا ایسے کو جس نے یہودی کے لیے اُسکی سگی بہن حلال کی اور توریت
مین اُسکی حرمت غلط لکھدی اسلیے کہ شریعت آدم مین یقیناً حلّت تھی اب حرام کرے تو منسوخی حکم سے بچپتانا ٹھہرے۔ ایسے کو
جس نے خلیل و اسمعیل علیہما الصلاۃ والتسلیم کی دعا قبول کی اور ان سے کہا کہ مین نے اسمعیل و اولاد اسمعیل کو برکت دی
اور تمام خیر و خوبی اُن مین رکھی عنقریب تمام امتون پر اُنھین غالب کرونگا اور اُن مین اُنھین مین سے اپنا رسول اپنے
کلام کے ساتھ بھیجونگا۔ پھر کیا کچھ نہین بلکہ انکا عکس کیا جیسا یہود بکتے ہین۔ ایسے کو کہ نہ توریت اُسکی کتاب نہ موسیٰ
سے اُسکا کلام یہ سارے کرشمے ایک فرشتے کے ہین۔ کیا انھون نے خدا کو جانا حاش ﷲ سبحن رب العرش عما
یصفون ○ **نصارے** ایسے کو خدا کہتے ہین جو مسیح کا باپ ہے اور مزہ یہ کہ اُسکے بھائیون کا بھی باپ ہے اُسکے
شاگردون کا باپ ہے اُسکے چھوٹے جھنڈ کا باپ ہے ہر عیسائی کا باپ ہے پھر ہر مصلح کا باپ ہے خود آدمیون کے باپ آدم کا
باپ ہی تو ہر بشر کا باپ ہے یہانتک کہ حکم ہے کہ زمین پر کسی کو اپنا باپ مت کہو کیونکہ تمھارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے یہ پیچھو
نات پودھ پھیلی ہوئی ہے اور پھر اکیلا مسیح اُسکا اکلوتا۔ ایسے کو جو اپنے اکلوتے کو سولی سے نہ بچا سکا۔ ایسے کو کہ جب
اُسکا بیگناہ اکلوتا یہان کی مصیبت جھیل کر ہان ہان عیسائیون کا خدا مخلوق کے مارے سے دَم گنوا کر باپ کے پاس گیا
اُس نے اکلوتے کی یہ عزت کی اُسکی مظلومی و بیگناہی کی یہ داد دی کہ اُسے دوزخ مین جھونک دیا اور دن کے بدلے
اُسے تین دن جہنم مین بھونا۔ ایسے کو جو روٹی اور گوشت کھاتا ہے اور سفر سے آکر اپنے پاؤن دُھلوا کر درخت کے نیچے
آرام کرتا ہے درخت اونچا اور وہ نیچا ہے۔ ایسے کو جو فقط زندون کا خدا ہے مُردون کا نہین جو جو مرتے جاتے ہین اُسکی
خدائی سے نکلتے جاتے ہین ایسے کو جو اپنے ایک بندے سے رات کو صبح ہونے تک کشتی لڑا اور اُسے گرا نہ سکا جب

دیکھا کہ مین اسیر غالب ہین آنا اُسکے پاؤن کی نس چڑھا کر کمزور کیا۔ ایسے کو جسکا بیٹا اُسے حلال بخشتا ہی آریون کے ایشور کی تو مان اُسکی جان کی حفاظت کرتی تھی عیسائیون کے خدا کا بیٹا اُسے عزت بخشتا ہی کیون نہ ہو سیوت ایسے ہی ہوتے ہین اسیر پھر اُسے بخطا جہنم مین جھونکنا کیسی محسن کشی نا انصافی ہے۔ ایسے کو جو یقیناً دغا باز ہی پچتاتا بھی ہے تھک جاتا بھی ہے۔ ایسے کو جسکی دو جورو ئین ہین دونون پکی زناکار حد بھر کی فاحشہ۔ ایسے کو جسکے لیے زنا کی کمائی فاحشہ کی خرچی کمال مقدس پاک کمائی ہے۔ ایسے کو جسنے باندی غلام بنانا جائز رکھکر نصاریٰ کے دھرم مین حد درجے کی ناپاک ظالمانہ وحشیانہ حرکت کی اور پھر خالی کام خدمت ہی کے لیے نہین بلکہ بوسے کو حکم دیا کہ مخالفون کی عورتین پکڑ کر حرم بناؤ اُنسے ہم بستری کرو ایسے کو جسکی شریعت محض باطل ہی اُس سے راست بازی نہین آتی اُسے ایمان سے کچھ علاقہ نہین جو اُسکی شریعت پر عمل کرے ملعون ہی بلکہ اُسکا اکلوتا بیٹا خود ہی ملعون ہے پھر بھی ایسی لعنتی شریعت پر عمل کا حکم دیتا بندون سے اُسکا التزام مانگتا اُسکے ترک پر عذاب کرتا ہی۔ ایسے کو جو اتنا جاہل کہ نہایت سیدھا سا حساب نہ کر سکا بیٹے کو باپ سے عمر مین بڑا بنا گیا۔ ایسے کو جو اپنا بھلکڑ کہ اپنے اکلوتے کے باپون کی صحیح گنتی نہ گن سکا کہین داؤد تک اُسکے ستائیس باپ کہین پندرہ بڑھا کر بیالیس باپ۔ وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ کیا انھون نے خدا کو جانا۔ حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○ **نیچری** ایسے کو خدا کہتا ہی جو نیچر کی زنجیرون مین جکڑا ہے اُسکے خلاف کچھ نہین کر سکتا اور نیچر بھی اُتنا جو نیچری کی سمجھ مین آئے جو اُسکی ناقص عقل سے ورا ہی معجزہ ہو یا قدرت سب باد ہوا ہی۔ ایسے کو جسنے (خاک بدہن ملعونان) جھوٹا دین اسلام بھیجا کہ اُس مین باندی غلام بنانا حلال کیا (اگرچہ پیر نیچر کے نزدیک ابتدا ہی مین) اور وہ دین جسمین باندی غلام بنانا حلال ہوا ہو نیچری کے نزدیک خدا کی طرف سے ہرگز نہین ہو سکتا۔ ایسے کو جسنے دو تون اسلام مین اپنی خلاف مرضی باتین ناپاک چیزین اُسکی ظلم ٹھیٹ نا انصافی روا رکھی ایسی بد باتین بہائم کی حرکتین کہ ایک لمحہ کیلیے بھی یہ بات نہین مانی جا سکتی کہ سچا مذہب جو خدا کی طرف سے اُترا ہو اُس مین ایسے امور جائز ہون ایسے کو جو ان سخت ظالمون ٹھیٹ نا انصافون جانور سے بدتر وحشیون کو جنکا چھوٹا بڑا اول سے آجتک اُن ناپاکیون پر اجماع کیے ہوئے ہے خیر الامم کا خطاب دیتا اور اپنے چنے ہوئے بندے کہتا ہی ایسے کو جسنے کہا تو یہ کہ روشن آیتین بھیجتا ہون تمھین اندھیرون سے نکالکر روشنی مین لاتا ہون اور کیا یہ کہ جو کہی کہہ مکرنی کہی تمثیلی داستان پہیلیان چیستان لفظ کچھ مراد کچھ جو لغۃً عرفاً کسیطرح اُسکا مفہوم نہ ہو۔ فرشتے آسمان جن شیطان بہشت دوزخ حشر اجساد معراج معجزات سب باتین بتائین اور بتائین بھی کیسی ایمانیات ٹھہرائین اور مین یہ کہ درحقیقت یہ کچھ نہین یونہی تو تا مینا کی سی کہانیان کہہ سنائین وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ کیا انھون نے خدا کو جانا حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○ **چکرالوی**

ایسے کو خدا کہتا ہی جسکے رسول کی قدر ایک ڈاکیے سے زیادہ نہیں جسنے اپنے نبی کا اتباع کچھ نہ رکھا۔ ایسے کو جسنے کہا تو یہ کہ میری کتاب مین ہر شی کا روشن بیان ہی ہر چیز کی پوری تفصیل ہی ہمنے اس مین کوئی بات اُٹھا نہ رکھی اور حالت یہ کہ نماز فرض کی اور یہ بھی نہ بتایا کہ کۓ وقت کی یہ بھی نہ بتایا کہ ہر وقت مین کۓ رکعتین یہ بھی نہ بتایا کہ اُسکے پڑھنے کی ترکیب کیا ہی اُسکے ارکان کیا ہین۔ اگر رکوع سجود قیام قرارت اُسکے رکن مانے بھی جائین اگرچہ اُسنے کہین اسکا اظہار نہ کیا تو ان مین آگے کیا ہو پیچھے کیا اُسکے مفسدات کیا کیا ہین کیونکر جاتی ہی کیونکر ہوتی ہے سب سے بڑا فرض ایمان اُس مین تو یہ گول مجمل بے سود بیان جس سے کچھ پتا ہی نہ چلے اور دعوے وہ لمبے کہ ہر اشیا کا روشن بیان مزہ یہ کہ متواترات کی جڑ کاٹ دی کہ سوا میری کتاب کے کچھ حجت نہین۔ اپنی کتاب کیا وہ خود ہمارے ہاتھ مین دے گیا یہ بھی تو ہمکو تواتر ہی سے ملی جب تواتر حجت نہین یہ بھی حجت نہین غرض ایمان اسلام سب برباد و ناکام وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ کیا اس نے خدا کو جانا حاشا للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○ **قادیانی** ایسے کو خدا کہتا ہی جس نے چار سو جھوٹون کو اپنا نبی کیا اُنسے جھوٹی پیشین گوئیان کہلوائین جس نے ایسے کو ایک عظیم الشان رسول بتایا جسکی نبوت پر اصلا دلیل نہین بلکہ اُسکی نفی نبوت پر دلائل قائم ہو (خاک بدہن ملعونان) ولد الزنا تھا جسکی تین دادیان نانیان زنا کار کسبیان تھین ایسے کو جس نے ایک بڑھئی کے بیٹے کو محض جھوٹ کہدیا کہ ہم نے بن باپ کے بنایا اور اُسپر یہ فخر کی جھوٹی ڈینگ ماری کہ یہ ہماری قدرت کی کیسی کھلی نشانی ہے۔ ایسے کو جس نے ایک بدچلن عیاش کو اپنا نبی کیا جسنے ایک یہودی فتنہ گر کو اپنا رسول کر کے بھیجا جسکے پہلے فتنہ نے دنیا کو تباہ کر دیا۔ ایسے کو جو اُسے ایکبار دنیا مین لا کر دوبارہ لانے سے عاجز ہی وہ جسنے ایک شعبدہ باز کی مسمریزم والی مکروہ حرکات قابل نفرت حرکات جھوٹی بے ثبات کو اپنی آیات بینات بتایا۔ ایسے کو جسکی آیات بینات لہو و لعب ہین یا نری بے اصل کہ عام لوگ ویسے عجائب کر لیتے تھے اور اب بھی کر دکھاتے ہین بلکہ آجکل کے کرشمے اُنسے زیادہ بڑا لاگ ہین اہل کمال کو ایسی باتون سے پرہیز رہا ہی۔ ایسے کو جسنے اپنا سب سے پیارا بروزی خاتم النبیین دوبارہ قادیان مین بھیجا مگر اپنی جھوٹ فریب تمسخر ٹھٹول کی چالون سے اُسکے ساتھ بھی نہ چوکا اُس سے کہدیا کہ تیری جورو کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیا کا چاند ہوگا بادشاہ اُسکے کپڑون سے برکت لین گے بروزی بیچارہ اُسکے دھوکے مین آ کر اُسے اشتہارون مین چھاپ بیٹھا اُسے تو یون ملک بھر مین جھوٹا بننے کی ذلت و رسوائی اوڑھنے کیلیے یہ چل دیا اور جھٹ پیٹ مین اُلٹی کل پھرا دی بیٹی بنا دی بروزی بیچارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے بیٹے کا منتظر رہا ایکی یہ مسخرگی کی کہ بیٹا دیکر امید دلائی اور ڈھائی برس کے نتیجے ہی کا دم نکال دیا نہ نبیون کا چاند بننے دیا نہ بادشاہون کو اُسکے کپڑون سے برکت لینے دی۔ غرضکہ اپنے چہیتے بروزی کا جھوٹا کذاب ہونا خوب اُچھالا اور اُسپر مزہ یہ کہ عرش پر بیٹھا

اُسکی تعریفین گارہا ہی اُسپر بھی صبر نہ آیا بروزی کے چلتے وقت کمال بیحیائی کی ذلت ورسوائی تمام ملک مین طشت ازبام ہونیکے لیے اُسے یون چاؤ دلایا کہ اپنی بہن احمدی کی بیٹی محمدی کا پیام دے بروزی بیچارے کے مونھ مین پانی بھر آیا پیام پر پیام لالچ پر لالچ دھمکی پر دھمکی اُدھر احمدی کے دل مین ڈالدیا کہ ہرگز نہ بیسیج یون لڑائی ٹھنوا کر اُسنے امدادی عدد سے بروزی کی امید اور بڑھائی کہ دیکھ احمدی کا باپ اگر دوسری جگہ اُسکا نکاح کر دیگا تو ڈھائی برس مین وہ مریگا اور تین برس مین وہ شوہر۔ یا بالعکس۔ برعذی جی تو ہمیشہ اُسکی چالون مین آجاتے تھے اسے بھی چھاپ بیٹھے یہان تک تو وہی جھوٹی پیشین گوئیان رہتین جو سدا کی تھین اَب اُس قادیانی کے ساختہ خدا کو اور شرارت سوجھی چٹ بروزی کو وحی پھنسا دی کہ زوجنا کہا محمدی سے ہم نے تیرا نکاح کر دیا اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہان جا سکتی ہے یون چل دیکر بروزی کے مونھ سے اُسے اپنی منکوحہ چھپوا دیا تاکہ وہ حد بھر کی ذلت جو ایک چمار بھی گوارا نہ کرے کہ اُسکی جورو اور اُسکے جیتے جی دوسرے کی بغل مین یہ مرتے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا ہو۔ اور رہتی دنیا تک بیچارے کی فضیحت وخواری وبے عزتی وکذابی کا ملک مین ڈنکا ہو ادھر تو عابد ومعبود کی یہ جی بازی ہوئی اُدھر سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے دی نہ معبود کی بروزی جی کی آسمانی جورو سے بیاہ کر ساتھ لے یہ جا وہ جا چلتا بنا ڈھائی تین برس پر موت دینے کا وعدہ تھا وہ بھی جھوٹا گیا اُلٹے بروزی جی زمین کے نیچے چل بسے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ یہ ہی قادیانی اور اُسکا ساختہ خدا۔ کیا وہ خدا کو جانتا تھا یا اب اُسکے پیرو جانتے ہین حاش للہ سبحن رب العرش عما یصفون ۞ **رافضی** ایسے کو خدا کہتا ہی جو حکم کر کرکے پچھتاتا ہی جو مصلحت سے جاہل رہکر ایک حکم کرتا ہی جب مصلحت کا علم آیا اُسے بدل دیتا ہی اُس سے تو یہودی خدا غنیمت تھا کہ پچھتانیکے عیب سے بچنے کو نسخ تک نہ کر سکا۔ ایسے کو جو وعدے کا جھوٹا یا بندون سے عاجز ہی کہ اپنا کلام اُتارا اور اُسکی حفاظت کا ذمہ دار بنا مگر عثمن غنی وغیرہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم واہل سنت نے اُسکی آیتین اُلٹ پلٹ کر دین سورتون کی سورتین کتر لین اور وہ یا تو وعدہ خلافی سے چپکا دیکھا کیا اور کچھ نہ کہا یا گھٹانے والون کے آگے کچھ چل نہ سکی دم سادھ گیا ایسے کو جس نے کہا تو یہ کہ مین یہ دین سب پر غالب کرتا ہون اور کیا یہ کہ خود ہی اُسے ملیامیٹ کر دیا اپنی کتاب ہی کا آپ ہی تھل بیڑا نہ رکھا فاسقون کی روایت بے تحقیق ماننے سے منع کیا اور اپنی کتاب کی روایت کا سلسلہ (خاک بدہن ملعونان) کا فرون سے رکھا اُور کافر بھی وہ جنکا ایک گروہ ایک جتھا خیانت مین طاق اور عداوت اہل بیت مین تحریف واخفائے آیات پر سب کا اتفاق کیا معلوم کہ اُنھون نے کتنا بدلا کیا کچھ چھپایا آیتون کی ترتیب بدلکر کہان کا حکم کہان لگایا ایسے کو جو بندون سے عاجز تر ہی وہ بندے سے نیکی چاہے اور بندہ بدی چاہے تو بندہ ہی کا چاہا ہوتا ہے اُسکی ایک نہین چلتی ایسے کو کہ ہر چاہ ہر کافر ہر گستا

ہر سو ئر خالقیت مین اُسکا شریک ہو وہ اعیان گڑھتا ہو یا اپنی قدرت سے اپنے افعال اور پھر اسپر یہ دعوی کہ ہم میرے
سوا کوئی خالق ایسے کو جس نے بہتیرا چاہا کہ میرے نائب کے بعد میرا شیر مسند پر بیٹھے مگر امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہ چلنے دی آیت اُتاری وہ کتر لی اور سب نے اُسکے کترنے پر اتفاق کیا آج تک ویسی ہی
کتری ہوئی چلی آتی ہے اُسکے رسول نے تمام صحابہ کے مجمع مین اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر دکھایا اور عمامہ باندھکر اپنا ولیعہد
بنایا مگر رسول کی آنکھین بند ہوتے ہی بالاتفاق تمام صحابہ نے وہ عہد و پیمان پاؤن کے نیچے مل ڈالا اور کمیٹی کر کے ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسند نشین کر دیا اور شیر مونھ دیکھتا رہ گیا نہ اُسکی چلی نہ رافضی صاحبون کے ساختہ خدا کی۔
ایسون کے ہاتھ مین قرآن رکھا اچھا حفاظت کا وعدہ نباہا۔ ایسا بے اعتبار قرآن شائع کیا اچھا دین کو غلبہ دیا اپنے نبی
کی صحبت اور اُسکے دین کی روایت کو چھانٹ چھانٹ کر ایسے چنے لطف و عدل و اصلح کا واجب خوب ادا کیا۔ ایسے کو
جسکا شیر اور شیر بھی کیسا غالب شیر ہمیشہ دشمنون کا مطیع و فرمانبردار رہا (خاک بدہن ملعونان) کافرون کے پیچھے نماز پڑھا کیا
کافرون کے جھنڈے کے نیچے لڑا کیا۔ بزدلی سے دو بدو یہ و منافق ہو کر دشمنون کی بڑی بڑی تعریفین گاتا رہا اہل بیت
رسالت پر کڑے کڑے گھنونے گھنونے ظلم دیکھتا اور ڈر کے مارے دم نہ مارتا بلکہ اُنہی مدح و ستائش سے اور مدد کرتا
یہانتک کہ کافر لوگ اُسکی سگی بیٹی چھین کر لیگئے اور بی بی بنایا اور وہ تیوری پر میل نہ لایا ویسا ہی اُنکا خادم و ہمدم بنا رہا۔
اور وہ کیا کرے رافضی دھرم مین رسول ہی کو یہ توفیق تھی کہ بیٹیان لے تو کافرون منافقون سے اور بیٹیان دے تو
کافرون منافقون کو اور اپنا یار و انیس و وزیر و جلیس بنائے تو کافرون منافقون کو اور وہ بھی کیا کرے روافض کا
خدا ہی اُن ظالمون کافرون کے بڑے بڑے مناقب اپنے کلام مین اُتارتا رہا جیسے لاکھ کے مجمع مین مقبول تو فقط چار چھ
باقی سب دشمن اور وہ اُس بھری جماعت مین بلا تعیین۔ عام صیغون سے عام و صفون سے مہاجرین و انصار و صحابہ کہکر
تعریفین کرتا بندون کو دھوکے دیتا دو لوک بات نہ کہنی تھی نہ کہہ سکا۔ ایسے کو جس نے اُن موجود حاضرون مین اپنے
نیک بندون کو مخاطب کر کے وعدہ دیا کہ ضرور ضرور تمھین اس زمین کی خلافت دونگا اور تمھارا دین تمھارے لیے جما دونگا
اور تمھارا خوف امن سے بدل دونگا کاش وہ کسی کے لیے ان مین سے کچھ نہ کرتا تو نرا وعدہ خلاف ہی رہتا۔ نہین اُس نے
کی اور اُلٹی کی اپنے نیک بندون کے بدلے (خاک بدہن ملعونان) کافرون کو زمین عرب کی خلافت دی اور اُنھین کا دین
خوب جما دیا اور اُنھین کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ رہے چار چھ نیک بندے بے بس بیچارے ترسان ہراسان خوف
کے مارے اُنھون نے انکی خدمتگاری فرمانبرداری کرتے دن گزارے جس نے روشن کر دیا کہ کافر ہی اُسکے نیک بندے
ہین تو وعدہ خلاف دغا باز حق کا چھپانے والا باطل کا چمکانے والا بندون کو دھوکے دیکر اُلٹی سمجھانے والا سب کچھ ہوا

ایسے کو جو خود مختار نہین بلکہ اُسپر واجب ہی کہ یہ کرے اور یہ نہ کرے اور مزہ یہ کہ اُسپر واجب کیا تھا بندون کے حق مین بہتر کرنا یہ بندون کے حق مین بہتر تھا کہ اُنکی ہدایت کو جو کتاب اُتری ظالمون کے پنجے مین رکھی جائے کہ وہ اُسے کتر بین اور اصل ہدایت پہاڑ کی کھو مین چھپا دی جائے جسکی وہ ہوا نہ پائین یہ بندون کے حق مین اصلح تھا کہ اعدا غالب محبوب مغلوب۔ باطل غالب حق مغلوب۔ اچھا واجب ادا کیا۔ وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ یہ ہی رافضیون کا خدا۔ کیا خدا ایسا ہوتا ہے تعالی اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہین۔ حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ۝ **وہابی** ایسے کو خدا کہتا ہی جسے مکان۔ زمان۔ جہت۔ ماہیت۔ ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفرون کے ساتھ گننے کے قابل ہی سکا سچا ہونا کچھ ضرور نہین جھوٹا بھی ہو سکتا ہی ایسے کہ جسکی بات پر اعتبار نہین نہ اُسکی کتاب قابل استناد نہ اُسکا دین لائق اعتماد۔ ایسے کو جسمین ہر عیب و نقص کی گنجائش ہی جو اپنی مشیخت بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے چاہے تو ہر گندگی مین آلودہ ہو جائے ایسے کو جسکا علم حاصل کیے سے حاصل ہوتا ہی اُسکا علم اُسکے اختیار مین ہے چاہے تو جاہل رہے۔ ایسے کو جسکا بہکنا۔ بھولنا۔ سونا۔ اونگھنا۔ غافل رہنا۔ ظالم ہونا حتی کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہی کھانا۔ پینا۔ پیشاب کرنا۔ پاخانہ پھرنا۔ ناچنا۔ تھرکنا۔ نٹ کی طرح کلا کھیلنا۔ عورتون سے جماع کرنا۔ لواطت جیسی خبیث بیحیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا۔ کوئی خباثت کوئی فضیحت اُسکی شان کے خلاف نہین وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی دونون علامتین بالفعل رکھتا ہی صمد نہین جوف دار کھکل ہی سبوح قدوس نہین خنثی مشکل ہے یا کم از کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہی اور یہی نہین بلکہ اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہی ڈبو بھی سکتا ہے زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر بندوق مار کر خود کشی بھی کر سکتا ہی اُسکے ماں باپ جورو بیٹا سب ممکن ہین بلکہ ماں باپ ہی سے پیدا ہوا ہی بر سبیل تسلسل برابر سلسلہ اسی طرح پہ لکھا ہی ایسے کو جسکا کلام فنا ہو سکتا ہی جو بندون کے خوف کے باعث جھوٹ سے بچتا ہی کہ کہین وہ مجھے جھوٹا نہ سمجھ لین بندون سے پر اچھا کر پیٹ بھر کر جھوٹ بھک سکتا ہی۔ ایسے کو جسکی خبر کچھ ہے اور علم کچھ۔ خبر سچی ہے تو علم جھوٹا علم سچا ہو تو خبر جھوٹی ایسے کو جو سزا دینے پر مجبور ہی نہ دے تو بے غیرت ہی معاف کرنا چاہے تو حیلے ڈھونڈھتا ہی خلق کی آڑ لیتا ہے۔ ایسے کو جسکی خدائی کی اتنی حقیقت کہ جو شخص ایک پیڑ کے پتے گن دے اُسکا شریک ہو جائے جس نے اپنا سب سے بڑھکر مقرب الیسون کو بنایا جو اُسکی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہین جو چوڑھون چمارون سے لائق تمثیل ہین۔ ایسے کو جس نے اپنے کلام مین خود شرک بولے اور جا بجا بندون کو شرک کا حکم دیا قرآن عظیم تو فرمائے اغنٰہم اللہ ورسولہ من فضلہ انھین اللہ و رسول نے اپنے فضل سے دولتمند کر دیا اور مسلمانون کو اس کہنے کی ترغیب دے کہ حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ و رسولہ ہمین اللہ کافی ہے اب دیتے ہین اللہ و رسول ہمین اپنے فضل سے اور وہابیہ کا خدا اسمعیل دہلوی کے کان مین

پھونک جائے کہ ایسا کہنے والا مشرک ہے۔ قرآن عظیم تو جبریل امین کو بیٹا دینے والا فرمائے کہ اُنھوں نے حضرت مریم سے کہا انما انا رسول ربك لاھب لك غلٰما زکیا○ میں تو تیرے رب کا رسول ہوں اسلیے کہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں یعنی مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم رسول بخش ہیں اور وہابیہ کا خدا اُنکے کان میں ڈال جائے کہ رسول بخش کہنا شرک ہے قرآن عظیم تو اُس گستاخ پر جس نے کہا تھا رسول غیب کیا جانے حکم کفر فرمائے کہ لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ اور وہابیہ کا خدا اسمٰعیل دہلوی کو یہی ایمان سوجھائے کہ رسول غیب کیا جانے اور وہ بھی اس تصریح کے ساتھ کہ اللہ کے دیے سے مانے جب بھی شرک ہے۔ اب کہیے اگر رسول کو غیب کی خبر مانے تو وہابی خدا کے حکم سے مشرک۔ نہ مانے تو قرآن عظیم کے حکم سے کافر۔ پھر مفر کدھر۔ یہی ماننا بنے گی کہ یہ مسلمانوں کے خدا کے احکام ہیں جس نے قرآن کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اُتارا اور وہ وہابیہ کے خدا کے جس نے تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی پر اُتاری ہاں وہابیہ کا خدا وہ ہے جسکے سب سے اعلیٰ رسول کی شان اتنی ہے جیسے قوم کا چودھری یا گاؤں کا پدھان جس نے حکم دیا ہے کہ رسولوں کو ہرگز نہ ماننا رسولوں کا ماننا نرا خبط ہے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ یہ ہے وہابیوں کا خدا۔ کیا خدا ایسا ہوتا ہے لا الٰہ الا اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں حاش للہ سبحٰن اللہ رب العرش عما یصفون○ دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں جو وہابیہ کا خدا ہے جسکا بیان ابھی گزر چکا ہے اور اتنے وصف اور رکھتا ہے کہ علم ذاتی میں اُسکی توحید یقینی نہیں دوسرے کو اپنی ذات سے بے عطائے خدا عالم بالذات کہنا قطعاً کفر نہیں ہاں وہ جو بالفعل جھوٹا ہے جسکے لیے وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے جو اُسے جھٹلائے مسلمان سنی صالح ہے اُسے کوئی سخت کلمہ کہنا چاہیے دیوبندی خدا چوری بھی کر سکتا وہ تمام جہان کا تنہا مالک نہیں اُسکے سوا اور بھی مالک مستقل ہیں جنکی ملک ہیں وہ چیزیں ہیں جو دیوبندی خدا کی ملک میں نہیں اُنپر للچائے تو چاہے ٹھگوں لٹیروں کیطرح جبراً غصب کر بیٹھے کیونکہ وہ ظالم بھی ہو سکتا ہے چاہے اُچکوں چوروں کی طرح مالکوں کی آنکھ بچا کر لے بھاگے کیونکہ وہ چوری بھی کر سکتا ہے۔ ہاں وہ جسکی توحید باطل ہے کہ ایک وہی خدا ہوتا تو دوسرا مالک مستقل نہ ہو سکتا اور دوسرا مالک مستقل نہ ہوتا تو دیوبندی خدا چوری کیسے کر سکتا کہ اپنی ملک لینے کو چوری نہیں کہہ سکتے اور اگر وہ چوری نہ کر سکتا تو دیوبندی بلکہ عام وہابی دھرم میں علیٰ کل شئ قدیر نہ رہتا انسان اُس سے قدرت میں بڑھ جاتا کہ آدمی تو چوری کر سکتا ہے اور وہ نہ کر سکا اور یہ محال ہے لاجرم ضرور ہے کہ دیوبندی خدا چوری کر سکے تو ضرور ہے کہ اُسکے سوا اور بھی مالک مستقل ہوں تو ضرور ہے کہ دیوبندی خدا کم از کم مجوسی خداؤں کی طرح دو ہوں۔ نہیں نہیں بلکہ قطعاً لازم کہ کروروں ہوں کہ آدمی کروروں اشخاص کی چوری کر سکتا ہے دیوبندی خدا نہ کر سکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ رہے لاجرم ضرور ہے کہ کروروں خدا ہوں جنکی چوری دیوبندی خدا کر سکے۔ رہا یہ کہ وہ سب کے سب اسی کیطرح چوٹے بدمعاش ہیں یا صرف یہ۔ اسکا فیصلہ تھانوی صاحب کے سر ہے۔ ہاں دیوبندی خدا وہ ہے کہ علم میں شیطان

میں جواب دیں اپنے کروروں خداؤں سے دو ایک ہی کم کر دکھائیں

جسکا شریک ہر سب سے بدتر مخلوق شیطان کا علم اُسکے سب سے اعلیٰ رسول کے علم سے وسیع تر ہو اور ہونا ہی چاہیے کہ رسول اُسکے برابر کیسے ہو سکے جو خدا کا شریک ہو۔ اُسنے جیسا علم اپنے حبیب کو دیا اور اُسے اپنا بڑا افضل کہا اور اُسپر اعلیٰ درجہ کا احسان جتایا اُسکی حقیقت اتنی کہ ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہو ہاں دیوبندی خدا وہ ہے جسے قادر مطلق کہنا اسی دلیل سے باطل ہو کہ جمیع اشیا پر قدرت تو عقلاً و نقلاً باطل ورنہ خود وہ بھی مقدور ہو تو ممکن ہو تو خدا نہ رہے اور اگر بعض مراد تو اس مین اُسکی کیا تخصیص ایسی قدرت تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہے۔ دیوبندی خدا وہ ہو جسنے ایسے کو اپنا سب سے اعلیٰ رسول چنا جو اُسکا کلام سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتا خیالات عوام کے لائق اُسکی سمجھ تھی جسکی خطا اہل فہم پر روشن تھی۔ پھر یہ دیوبندی خدا اُسے اُس فاحش غلطی پر بھی نہ روکتا یا شاید خود بھی اپنا کلام نہ سمجھتا کیونکہ وہ جاہل بھی ہو سکتا ہو دیوبندی خدا وہ ہے کہ جس دلیل سے اُسکے خاتم النبیین کے سوا چھ خاتم النبیین اور ماننا خاتم کی شان بڑھانا ہو یو ہین اُسے تنہا خدا کہنا اُسکی شان گھٹانا ہو اُسکی بڑی بڑائی یہ ہے کہ بہت سے خداؤن کا خدا ہو کیا خدا ایسا ہوتا ہے حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○ **غیر مقلد کا** خدا یہ سب کچھ ہو جو دیوبندی وہابی کا قال اللہ تعالیٰ بعضہم من بعض اور وہ بعض نراتین اور زیادہ رکھتا ہو ایسا کہ جسکے دین مین کتا حلال سؤر کی چربی حلال سؤر کے گردے حلال سؤر کی تلی حلال سؤر کی کلیجی حلال سؤر کی اوجھڑی حلال سؤر کی کھال کا ڈول بنا کر اُس سے پانی پینا حلال وضو کرنا حلال گندی خبیث شراب سے نہا کر سارے کپڑے اُس مین رنگ کر نماز پڑھنا حلال ایک وقت مین ایک عورت متعدد مردون پر حلال۔ وہ جس نے آپ ہی تو حکم دیا کہ خود نہ جانو تو جاننے والون سے پوچھو اپنے علما کی اطاعت کرو اپنے نیکون کی پیروی کرو جب پوچھا اور اطاعت و پیروی کی تو شرک کی جڑ دی۔ وہ جس نے ائمۂ دین کی تقلید حرام و شرک ٹھہرائی اور پوربی بنگالی پنجابی بھوپالی کی فرض۔ وہ جس نے اپنے اور اپنے رسولون کے سوا کسی کی بات حجت نہ رکھی اور بیچ مین چند محدثون اور جارحون معدلون کو کھڑا کر کے اُنکے قول کو کتاب و سنت کے برابر ٹھہرا کر حجیت دی یعنی یہ شریک الوہیت نہین تو شریک رسالت ضرور ہین۔ نہین نہین بلکہ شریک الوہیت ہی ہین کہ اتخذوا احبارہم ورھبانہم اربابا من دون اللہ نہ کہ رسلا من دون النبی ہان وہ جس نے آپ ہی تو اتباع ظن حرام اور افادۂ حق مین محض ناکام کیا پھر ان چند کی ظنی روایات ظنی جرح و تعدیلات کا اتباع عین دین کر دیا تو بات کیا وہی کہ یہ مثل انبیا معصوم ہین نہین نہین بلکہ دین غیر مقلدی کے اربابا من دون اللہ جھوٹے خدا ہین وہ جس نے چند جاہلان عالم نما کے سوا جو ابو حنیفہ و شافعی پر منہ آتے اور اُنکے احکام پرکھنے کی اپنے مین طاقت بتاتے ہین تمام عالم کو بے نتھا بیل کیا ہو کیونکہ وہ آپ دلیل سمجھ نہین سکتے اور دوسرے کی کہی ہوئی اگرچہ بنگالی بھوپالی دہلوی امرتسری کی مان لین کہ دلیل سے یہ ثابت ہو تو یہ وہی تقلید ہوئی جو شرک ہو لہذا ضرور بے نتھے بیل ہین۔ وہ کہ عام جہان پر جسکے لیے کوئی حجت قائم نہین ہو سکتی کہ حجت قائم ہو

دلیل سے۔ دلیل وہ خود سمجھ نہین سکتے اور دوسرے کی سمجھ پر اعتماد شرک۔ وہ[۱] جس نے (خاک بدہن خبثا) کھلے مشرکون کو خیر امۃ کہا اور اُنکے تین قرنون کو خیر القرون کہلوایا جنکا روز اول سے آجتک یہی معمول کہ عامی کو جو مسئلہ پوچھنا ہوا عالم سے پوچھا عالم نے حکم بتا دیا سائل نے مانا اور کاربند ہوا صحابہ سے آجتک کبھی دلیل بتانے اور اُسے عامی کے اسقدر ذہن نشین کرنیکا کہ وہ خود سمجھ لے کہ واقعی یہ حکم قرآن و حدیث سے ثابت بروجہ صحیح غیر معارض و غیر منسوخ ہی ہرگز نہ دستور تھا نہ ہوا نہ ہے تو پوچھنے والے بے علم دلیل تفصیلی اُنکا فتوے مانکیے اور یہی تقلید ہی اور تقلید شرک تو عہد صحابہ سے آجتک سب عامی مشرک ہوئے اور وہ مفتی بے القائے دلیل اسی لیے فتوے دیتے رہے کہ یہ مانین اور عمل کرین تو صحابہ سے آجتک سب مفتیان و علما مشرک گر و شرک دوست ہوئے اور ہر مشرک گر خود مشرک اور اور مشرکون سے بدتر تو غیر مقلد کے دھرم مین صحابہ سے ابتک تمام امت مشرک لیکن غیر مقلد کا خدا انھین کو خیر امۃ اور خیر القرون کہتا کہلواتا ہی پھر[۲] اسکی کیا شکایت کہ ایسون کو کہا جو غیر مقلدی دھرم مین فرقوا دینہم وکانوا شیعا تھے جنھون نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور جداجدا گروہ ہوگئے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے اتباع اُنسے فتوے لیتے اور اُسپر چلتے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے اتباع اُنکی طرف تھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے اتباع اُنکے ساتھ تھے اور وہ اختلاف آجتک برابر قائم رہے سب فریق مشورہ کرکے ایک بات پر عامل نہ ہوئے تھے نہ ہوئے قرآن عظیم مین ہمیشہ پڑھا کیے فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول جب تم مین کسی بات مین اختلاف ہو تو اُسے اللہ و رسول کی طرف رجوع کرو اسپر عمل کرنا تھا نہ کیا۔ اسپر عمل کرتے تو سب ایک نہ ہوجاتے کہ اللہ و رسول کا حکم ایک ہی تھا۔ مگر وہ اپنے ہی عالمون کے قول پر اڑے رہے مسعودی عمری عباسی نام نہ کہلانا کوئی چیز نہین کام وہی رہا جو حنفی شافعی مالکی حنبلی نے کیا کام کام ہے نہ کہ نام سے۔ دین کے ایسے ٹکڑے کرنے والون کو خیر امۃ و خیر القرون ٹھہرایا وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ کیا انھون نے خدا کو جانا حاش للہ مالہم بہ من علم ان ہم الا یخرصون ○ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○

تنبیہ مسلمانو تم نے دیکھا یہ ہین یہ گمراہ فرقے اور یہ ہین انکے ساختہ خدا فقدروا اللہ حق قدرہ[۳] اور ایک عام بات ہے کہ کفر کیا ہے اُس بات کی تکذیب جو بالقطع والیقین ارشاد الٰہی عزوجل ہے اب یہ تکذیب کرنے والا اگر اُسے ارشاد الٰہی عزوجل نہین مانتا تو ایسے کو خدا سمجھا ہی جسکا یہ ارشاد نہین حالانکہ خدا وہ ہی جسکا یہ ارشاد ہے تو اُس نے خدا کو کہان جانا اور اگر اُسکا ارشاد مانکر تکذیب کرتا ہی تو ایسے کو خدا سمجھا ہی جسکی بات جھٹلانا روا ہی اور خدا اس سے پاک و ورا و بلند و بالا ہے تو اُس نے خدا کو کب جانا۔ حاصل وہی ہوا کہ اتخذ الٰہہ ھوٰیہ[۴] اور بیان سے ظاہر ہوا کہ اس جہل باشد مین نرے دہریون کے بعد سب سے وجود خدا کے منکر ہین سب سے بھاری حصہ ان وہابیون اسمٰعیلیون خصوصًا

ضرب ۹۹

ضرب ۱۰۰

ضرب ۱۰۱

دیوبندیوں کا ہی کہ اور کافر تو اس سے کافر ہوئے کہ انھوں نے خدا کو جھٹلایا خدا کو عیب لگایا مگر ان میں ایسا کھلا بیباک مشکل سے نکلے گا جو اپنی زبان سے خود ہی کہے کہ ہاں ہاں اسکا خدا جھوٹا ہونے اور نہ صرف جھوٹ بلکہ ہر شر سے شر ے عیب سر تا پاک سی ناپاک گندگی میں سننے کے قابل ہو یہودی نصرانی بھی شاید اسے کہتے جھجکیں گے یہ دعوی وعائی دیے کی صفائی انھیں صاحبوں کے حصہ میں آئی کہ اپنے معبود کے کذاب عیبی آلودہ ہونے کو دھڑلے سے جائز کریں اور اسپر تحریریں کریں لکھیں چھاپیں اسی پر کمال اسلام کا مدار جانیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

تنبیہ ان چند اوراق میں جو کچھ بیان ہوا کتب و رسائل فقیر و اصحاب فقیر میں بحمدہ تعالی مبسوط و مبرہن ہیں مسلمان انھیں حروف کو یاد رکھیں تو ضرور ضرور ان تمام بدینیوں کے سائے سے بچیں انکی پرچھائیں سے دور بھاگیں انکے نام سے گھن کریں انکے قال اللہ و قال الرسول کے مکر کے جال میں نہ پھنسیں یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا توبعونہ تعالی بہیں روشن ہوا اور انشاء اللہ الکریم۔ انشاء اللہ الکریم انشاء اللہ الکریم وفی الاخرۃ کل کے دن پروہ برا نگن ہو یعنی ثابت رکھے گا اللہ ایمان والوں کو حق دین پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں واللہ علی کل شیء قدیر واللہ غفور رحیم ○ وللہ الحمد + والیہ الصمد + وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین + امین والحمد للہ رب العلمین ○

قوانین العلماء

رسالہ قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء

شرح تعریف رضوی کے افادہ پنجم میں ضمناً اس مسئلہ کا ذکر آیا کہ اگر دوسرے کے پاس پانی پایا اور نہ مانگا اور تیمم سے پڑھلی پھر مانگا اور اس نے دیدیا تو نماز نہ ہوئی نہ دیا تو ہوگئی اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق وہاں لکھی کہ بجائے خود ایک رسالہ ہوگئی طول کے سبب اسے وہاں سے جدا کیا اور رسالہ کا حوالہ دیا۔ یہ وہ رسالہ ہے و باللہ التوفیق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل من بحر نداہ + ماء ہداہ + مع مصطفاہ + فاعطانا بلا سؤال + وطہرنا بہ من دنس الضلال + صلی اللہ تعالی علیہ وسلم + وبارک وشرف ومجد وکرم + علی التوالی والتواتر والاتصال + الی ابد الاباد من ازل الازال + وعلی الہ وصحبہ خیر صحب وال + متیمم کہ دوسرے کے پاس پانی پائے یہ مسئلہ بہت معرکۃ الآراء و طویلۃ الاذیال ہے اکثر کتب میں اسکے بعض جزئیات مذکور ہیں امام صدر الشریعۃ نے شرح وقایہ پھر محقق ابراہیم حلبی نے غنیہ شرح منیہ پھر محقق زین العابدین نے بحر الرائق میں رحمہم اللہ تعالی ورحمنا بہم اسکے لیے قوانین کلیہ وضع فرمانا چاہے کہ جمیع شقوق کو حاوی ہوں۔ فقیر اولاً چند مسائل ذکر کرے جنکا لحاظ ہر ضابطہ میں ضرور ہو وہی اپنے اختلافات